جناب خدیجہ کے ساتھ شادی

<"xml encoding="UTF-8?>

جناب خدیجہ ایک باشعور ،دور اندیش او رشریف خاتون تھیں اور نسب کے لحاظ سے قریش کی عورتوں سے افضل و برتر تھیں۔(۱) وہ متعدد اخلاقی اور اجتماعی خوبیوں کی بنا پر زمانۂ جاہلیت میں "طاہرہ"(۲) اور "سیدۂ قریش"(۳) کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ مشہور یہ ہے کہ اس سے قبل آپ نے دوبار شادی کی تھی اورآپ کے دونوں شوہروں کا انتقال ہوگیا تھا۔(٤)

تمام بزرگان قریش آپ سے شادی کرنا چاہتے تھے(٥) قریش کی معروف ہستیاں، جیسے عقبہ بن ابی معیط، ابوجہل اورابوسفیان نے آپ کے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا لیکن آپ، کسی سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئیں۔(6)

دوسری طرف خدیجہ، حضرت محمد کی رشتہ دار تھیں اور دونوں کا نسب قصی سے ملتا تھا آپ حضرت محمد کے روشن مستقبل سے بھی باخبر تھیں(7) اور ان سے شادی کی خواہش مند تھیں۔(8)

جناب خدیجہ نے حضرت محمد کے پاس شادی کا پیغام بھیجوایا اور محمد نے اپنے چچا کی مرضی سے اس پیغام کو قبول کرلیااور یہ شادی انجام پائی۔(9) مشہور قول کے مطابق خدیجہ اس وقت ٤٠ برس کی تھیں اور محمد ٢٥ سال کے تھے۔(10) جناب خدیجہ پہلی خاتون تھیں جنھوں نے حضرت محمد کے ساتھ شادی کی۔(11)

---

(۱) ابن ہشام، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۰۱۔ ۲۰۰؛ ابن سعد ، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص۱۳۱؛ بیہقی، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص۲۱۵؛ رازی دولابی، گزشتہ حوالہ، ص٤٦؛ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج۲، ص ۳۹۔

(۲) ابن اثیر، اسد الغابہ، ج٥، ص٤٣٤؛ حلبی، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۲٤؛ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، ج٤، ص۲۸۱؛ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب (الاصابہ کے حاشیہ پر) ج٤، ص ۲۷۹۔

(۳) حلبی، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۲٤۔

(٤) ان کے گزشتہ شوہر عتیق بن عائد (عابد نسخہ بدل) اور ابوہالہ ہند بن نباش تھے۔ (ابن کثیر، اسد الغابہ، ج٥، ص ٤٣٤؛ ابن حجر، گزشتہ حوالہ، ص ۲۸۱؛ ابن عبد البر، گزشتہ حوالہ، ص ۲۸۰؛ حلبی، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۲۹؛ ابو سعید خرگوشی، شرف النبی، ترجمہ: نجم الدین محمود راوندی (تہران: انشارات بابک، ۱۳٦۱)، ص ۲۰۱؛ شیخ عبد القادر بدران، تہذیب دمشق (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ط ۳، ۱٤۰۷ھ۔ق)، ج۱، ص ۳۰۲)، لیکن کچھ اسناد و شواہد اس بات کی حکایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ نے اس سے قبل شادی نہیں کی تھی او رحضرت محمد آپ کے پہلے شوہر تھے۔ بعض معاصر محققین بھی اس بات کی تاکید کرتے ہیں (مرتضیٰ العاملی، جعفر، الصحیح من سیرة النبی الاعظم، ج۱، ص ۱۲۱)۔

(٥) ابن سعد، گزشتہ حوالہ؛ بیہقی، گزشتہ حوالہ، ص ۲۱۵؛ طبری، گزشتہ حوالہ، ج۲، ص ۱۹۷؛ حلبی، گزشتہ حوالہ؛ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج۲، ص ٤۰.

(6) مجلسی، بحار الانوار (تہران: دار الکتب الاسلامیہ)، ج١٦، ص ۲۲۔

(7) مجلسی، گزشتہ حوالہ ، ص ۲۱۔ ۲۰؛ ابن ہشام، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۰۳؛ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب (قم: المطبعة العلمیہ)، ج۱، ص ٤١۔

(8) مجلسی، گزشتہ حوالہ، ص ۲۳۔ ۲۱۔

(9) ابن اسحاق،گزشتہ حوالہ، ص ۸۲؛ بلاذری، انساب الاشراف، محمد حمید اللہ (قاہرہ: دار المعارف)، ج۱، ص۹۸؛ تاریخ یعقوبی، ج۲، ص١٦؛ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج۲، ص٤٠؛ رازی دولابی، گزشتہ حوالہ، ص ٤٦؛ حلبی، گزشتہ حوالہ، ص ۲۲۷؛ ابن شہر آشوب، ج۱، ص ٤۲؛ مجلسی، گزشتہ حوالہ، ج١٦، ص ۱۹۔

(10) بلاذری، گزشتہ حوالہ، ص۹۸؛ ابن سعد، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۱۳۲؛ طبری، گزشتہ حوالہ، ج۲، ١٩٦؛ حلبی، گزشتہ حوالہ، ص ۲۲۸؛ ابن عبد البر، الاستیعاب، ج٤، ص ۲۸۰؛ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج٥، ص ٤۳٥؛ الکامل فی التاریخ، ج۲، ص ۳۹۔ جناب خدیجہ کی شادی کے وقت ان کی عمر کے بارے میں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں۔ رجوع کریں: امیر مہیا الخیامی، زوجات النبی واولادہ (بیروت: مؤسسة عز الدین، ط۱، ١٤١١ھ.ق)، ص ٥٤۔ ٥۳۔

(11) ابن ہشام، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲۰۱؛ رازی دولابی، گزشتہ حوالہ، ص ٤۹؛ بیہقی، گزشتہ حوالہ، ج۱، ص ۲١٦؛ ابو سعید خرگوشی، گزشتہ حوالہ، ص ۲۰۱؛ شیخ عبد القادر بدران، تہذیب تاریخ دمشق، ج۱، ص ۳۰۲؛ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج٥، ص٤۳٤۔